فش فارمنگ کی ضرورت واہمیت، شرعی احکام اور دعوتِ اسلامی کے "رابطہ برائے اگریکلچر اینڈ لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ" کے فشریز سیکٹر کا تعارف اور ان کے کام کے طریقۂ کار پر مشتمل اہم تحریر

فش فارمنگ کے احکام

صفحات: 36

خوبصورت اور عجیب و غریب مخلوق 05
پیارے آقا نے مچھلی تناول فرمائی 07
فش فارمنگ کی تاریخ 13
مچھلی سے متعلق اہم شرعی سوالات و جوابات ... 20

رسالہ پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اِسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے ان شاء اللہ الکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا
رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(المستطرف، 1/40، دار الفکر بیروت)

نام کتاب : فش فارمنگ کے احکام

مؤلف : محمد صفدر علی عطاری مدنی

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ : المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

پہلی بار : شوال المکرم 1447ھ، مارچ 2026ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

فہرست

فش فارمنگ کے احکام 1
درود شریف کی فضیلت 1
مچھلیوں کا شکار کرنے والی قوم 1
حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول 4
خوبصورت اور عجیب وغریب مخلوق 5
قرآن کریم اور مچھلی کا ذِکر 6
پیارے آقا نے مچھلی تناول فرمائی 7
حضرت عیسیٰ اور آسمانی مچھلی 8
حضرت موسیٰ اور مچھلی 9
حضرت یُونُس اور مچھلی 10
مچھلی کے بارے میں احادیث 11
مچھلی کے غذائی فوائد 11
فش فارمنگ کی تاریخ 13
ملکی سطح پر فشریز بر آمدات کی رپورٹ 14
فش فارمنگ کے فوائد: 14
فِش فارمنگ سے وابستہ افراد کیلئے لمحہ فکریہ 15
رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ 16
(1)...مدرسۃُ المدینہ بالغان 17
(2)...دِینی اجتماعات 17
(3)...شخصیات سے ملاقات 17
(4)...ٹریننگ سیشنز: (Training Sessions) 18
(5)...سیکھنے سکھانے کے دِینی حلقے 18
(6)...مدنی قافلہ 18
(7)...علاقائی دورہ 18
(8)...ایک دن راہِ خدا میں 19
(9)...شرعی رہنمائی 19
شرعی رہنمائی لینے کی فضیلت 19
مچھلی سے متعلق اہم شرعی سوالات وجوابات 20
مچھلی کے عجائبات سے ماخوذ سوالات وجوابات 23
دار الافتاء اہلِ سنت کے فتاویٰ جات سے ماخوذ سوالات وجوابات 28
مچھلی کے متعلق ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت سے سُوال وجواب 35
فہرست 37

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فش فارمنگ کے احکام

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچے گا، اور میں اُس پر دُرُود بھیجوں گا (یعنی دعائے رحمت کروں گا) اور اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جائیں گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلی اللّٰہُ عَلٰی محمد

مچھلیوں کا شکار کرنے والی قوم

حضرت داوٗد علیہ السّلام کی قوم کے ستر ہزار آدمی سَمَندَر کے کنارے ”اَیْلَہ“ نامی گاؤں میں رہتے تھے اور یہ لوگ بڑی فراخی اور خوشحالی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کا گزر بسر مچھلی کے شکار پر ہوتا تھا کہ یہ لوگ مچھلیوں کا شکار کرتے، ان کو کھاتے، ان پر نمک لگاتے اور ان کو بیچتے تھے۔ وہ ایک زمانے سے اسی طرح کرتے چلے آرہے تھے اور ان پر کبھی کوئی آفت نہیں آئی تھی۔[2] اللہ پاک نے اُنہیں ہفتے کا دن عبادت کے لیے خاص کرنے اور اس دن تمام دُنیاوی مَصروفیات چھوڑنے کا حکم دیا، نیز اُن پر ہفتے کے دن شکار حرام فرمادیا۔ جب اللہ پاک نے اُن کی آزمائش کا ارادہ فرمایا تو یوں ہوا کہ ہفتے کے دن دریا میں خوب مچھلیاں آتیں اور یہ لوگ پانی کی سطح پر اُنہیں دیکھتے، جب اتوار کا دن آتا تو مچھلیاں نہ

(1)...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ، ص 118، دار الکتاب العربی، بیروت

(2)... تفسیر روح البیان، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 65، 1 / 157 ملتقطاً، دار الکتب العلمیہ، بیروت

www.dawateislami.net

آ تیں۔ شیطان نے ان کے دل میں وَسوَسہ ڈالا کہ تمہیں مچھلیاں پکڑنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا تم ایسا کرو کہ دریا کے کنارے بڑے بڑے حوض (تالاب) بنالو اور ہفتے کے دن دریا سے ان حوضوں کی طرف نالیاں نکال لو، یوں ہفتے کو مچھلیاں حوض میں آجائیں گی اور تم اتوار کے دن اِنہیں پکڑ لینا، چنانچہ اُن کے ایک گروہ نے یہ کیا کہ جُمعہ کو دریا کے کنارے بہت سے گڑھے کھودے اور ہفتے کی صبح کو دریا سے اِن گڑھوں تک نالیاں بنائیں، جن کے ذریعے پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو گئیں اور اتوار کے دن اِنہیں نکال لیا اور یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلّی دے دی کہ ہم نے ہفتے کے دن تو مچھلی پانی سے نہیں نکالی۔ ایک عرصے تک یہ لوگ اِس کام میں مُبتلا رہے۔ پھر اُنہوں نے ہفتے کے دن بھی شکار کیا، اُسے کھایا اور بیچا، ان کے اِس عمل کی وجہ سے اس بستی میں بسنے والے افراد تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

(1)... ان میں ایک گروہ وہ تھا، جو ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے باز رہا اور شکار کرنے والوں کو منع کرتا تھا۔

(2)... دوسرا گروہ ایسے افراد پر مشتمل تھا، جو خود خاموش رہتے اور دوسروں کو منع نہ کرتے تھے جبکہ مَنع کرنے والوں سے کہتے تھے کہ ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ پاک ہلاک کرنے والا یا اُنہیں سخت عذاب دینے والا ہے۔

(3)... تیسرا گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکمِ الٰہی کی مُخالفت کی اور ہفتے کے دن شکار کیا، اُسے کھایا اور بیچا۔

جب مچھلی کا شکار کرنے والے لوگ اِس گناہ سے باز نہ آئے تو مَنع کرنے والے گروہ نے ان سے کہا کہ ”ہم تمہارے ساتھ تعلّقات نہیں رکھیں گے۔“ اِس کے بعد انہوں نے گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی۔ مَنع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ

تھا، جس سے آتے جاتے تھے اور خطا کاروں کا دروازہ جُدا تھا۔ حضرت داوٗد علیہ السّلام نے اِن خطا کاروں پر لعنت فرمائی۔ ایک روز مَنع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی باہر نہیں نکلا، چنانچہ اُنہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں تبدیل ہوگئے تھے۔ اب یہ لوگ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے اور ان کے پاس آکر اُن کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہوجانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے۔ اِن لوگوں نے بندر ہو جانے والوں سے کہا: کیا ہم لوگوں نے تمہیں اِس سے مَنع نہیں کیا تھا؟ اُنہوں نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں۔ اس کے تین دن بعد وہ سب ہلاک ہوگئے اور مَنع کرنے والے سلامت رہے۔ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُعجزات میں سے ایک مُعجزہ یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہودیوں کے سامنے اُن کے باپ دادوں کے اَعمال اور اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے ان (کے ایک گروہ) کا بندر و خنزیر کی شکلوں میں تبدیل ہوجانا بیان فرمادیا۔[1]

قرآنِ کریم میں اسی واقعے کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ سْــٴَـلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِۘ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ یَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَۙ لَا تَاْتِیْهِمْۚ كَذٰلِكَۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ﴿۱۶۳﴾ وَ اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَاۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور ان سے اُس بستی کا حال پوچھو جو دریا کے کنارے پر تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھنے لگے، جب ہفتے کے دن تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے سامنے آتیں اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا اُس دن مچھلیاں نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان کی نافرمانی کی وجہ سے اُن کی آزمائش کرتے تھے۔ اور جب

(1)... تفسیر خازن، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ: 163-164، 2/262، ملخصاً، دار الکتب العلمیہ، بیروت

www.dawateislami.net

عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىٕيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

(پ9،اعراف:163تا166)

اُن میں سے ایک گروہ نے کہا: تم اُن لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا اُنہیں سخت عذاب دینے والا ہے ؟ انہوں نے کہا: تمہارے رب کے حضور عُذر پیش کرنے کے لئے اور شاید یہ ڈریں۔ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بُھلا دیا جو اُنہیں کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے مَنع کرنے والوں کو نجات دی اور ظالموں کو اُن کی نافرمانی کے سبب بُرے عذاب میں گرفتار کر دیا۔ پھر جب انہوں نے مُمانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں جس قوم کا ذِکر کیا گیا ہے، یہ پیشے کے لحاظ سے ماہی گیر تھے، ان کا گُزر بسر مچھلی کے شِکار اور اُس کی خرید و فروخت پر تھا جس کی وجہ سے یہ مالی طور پر کافی خوشحال اور مستحکم ہو چکے تھے۔ اس نعمتِ خداوندی کے باوجود لالچ اور مال کی محبت میں مُبتلا ہو کر وہ اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی کرنے لگے۔ جب مُہلت اور ڈھیل دیئے جانے کے باوجود بھی وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اللہ ربُّ العالَمین نے انہیں عذاب میں مُبتلا فرما کر ہلاک کر دیا۔

اس واقعے میں اُن لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے جو شرعی اَحکام کو باطل کرنے اور اُنہیں اپنی خواہش کے مطابق ڈھالنے کے لئے طرح طرح کے غیر شرعی حیلوں کا سہارا لیتے ہیں، انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں اس کی وجہ سے اُن کی شکلیں نہ بگاڑ دی جائیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: تم اس طرح نہ کرنا، جیسا یہودیوں نے کیا کہ اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو ادنیٰ حیلوں کے ساتھ حلال سمجھنے لگو۔[1]

اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے ہمیں آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت میں پیدا فرمایا اور ہفتے کے تمام دنوں میں رزق تلاش کرنے کی اجازت عطا فرمائی بلکہ اِس اُمّت کو عطا کئے گئے سب سے افضل دن ”جُمعہ“ میں بھی اذانِ جُمعہ سے پہلے اور نمازِ جُمعہ کے بعد کاروبار کی اجازت عطا فرمائی گئی۔ اس آسانی کے باوجود اگر ہم اُس مچھلیاں پکڑنے والی قوم سے عبرت نہ پکڑیں اور اللہ پاک کی نافرمانی سے باز نہ آئیں تو اِس سے بڑی بد بختی اور کیا ہو سکتی ہے؟ مچھلی والی قوم کے واقعے میں ہر عام شخص بالخصوص ماہی گیروں اور فش فارمنگ کرنے والوں کے لئے بھی درس ہے کہ وہ اپنی ہم پیشہ قوم کے واقعے سے عبرت پکڑیں، اللہ پاک کی نافرمانی سے بچیں اور پانی میں نشوونما پانے والی یہ مخلوق جس میں ہمارے لئے طرح طرح کے فائدے رکھے گئے ہیں، اِس سے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے نفع اٹھائیں۔

خوبصورت اور عجیب و غریب مخلوق

مچھلی اللہ پاک کی مخلوقات میں سے ایک خوبصورت اور عجیب و غریب مخلوق ہے۔ دنیا بھر کے سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں میں بے شمار مچھلیاں موجود ہیں۔ یہ ہر طرح کے پانی کے ماحول میں نشوونما پاتی ہیں، یہاں تک کہ بلند و بالا پہاڑوں پر موجود پانیوں سے لے کر سمندر کی بے انتہا گہرائیوں میں بھی زندہ رہتی ہیں۔ سمندری جانداروں کے ایک آن لائن ڈیٹابیس کے مطابق اکتوبر 2024 تک مچھلیوں کی پینتیس ہزار آٹھ سو (35800) اقسام (Species) دریافت کی جاچکی ہیں[2] اور ہر سال مزید نئی اقسام دریافت ہوتی رہتی ہیں۔

(1)...ابطال الحیل لابن بطۃ، ص46، المکتب الاسلامی، بیروت

(2)...https://www.fishbase.se

www.dawateislami.net

ہر قسم کی اپنی شکل، رنگ اور مُنفرد خصوصیات ہیں اور اِن میں قدرتِ الٰہی کے ایک سے ایک کرشمے ہیں۔ کچھ مچھلیاں حسین و دلکش رنگوں اور دِیدہ زیب نقش و نگار کی وجہ سے قدرتِ الٰہی کا حسین شاہکار نظر آتی ہیں اور اُنہیں دیکھتے ہی زبان پر بے ساختہ انہیں پیدا کرنے والے خالِق ومالِک کی ثنا جاری ہو جاتی ہے۔ ایسی مچھلیاں بھی ہیں، جو زمین کے نیچے موجود جھیلوں اور دریاؤں میں رہتی ہیں۔ مچھلی محض 8 ملی میٹر (0.3 اِنچ) کے سائز کی بھی ہوتی ہے[1] اور وہیل، شارک جیسی بڑی مچھلیاں بھی ہیں، جو 21 میٹر (70 فٹ) تک بڑی ہوتی ہیں۔[2]

قرآن کریم اور مچھلی کا ذِکر

قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ العالَمین انسانوں کے لئے سمندروں کی تسخیر اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کے ضمن میں مچھلی کا ذِکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَاۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۱۴)

(پ14، النحل:14)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور وہی ہے جس نے سمندر تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور تم اس میں سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور اِس لئے کہ تم اُس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے سمندروں سے حاصل ہونے والے تین فوائد بیان فرمائے ہیں:

پہلا فائدہ: تم اس میں سے تازہ گوشت یعنی مچھلی کھاتے ہو۔

دوسرا فائدہ: تم سمندر میں سے زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو۔ زیور سے مراد گوہر و مرجان

(1) ... https://theseasideinstitute.org/which-is-the-smallest-fish-in-the-world/
(2) ... https://www.thoughtco.com/biggest-fish-in-the-world-2291553

ہیں اور پہننے سے مراد عورتوں کا پہننا ہے کیونکہ زیور عورتوں کی زینت ہے۔

تیسرا فائدہ: اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں، یعنی اگر تم میں سے کوئی سمندر پر جائے تو وہ دیکھے گا کہ ہوا کا رُخ ایک طرف ہونے کے باوجود کشتیاں پانی کو چیرتی ہوئی آجا رہی ہیں۔[1]

پیارے آقا نے مچھلی تناول فرمائی

پیارے اسلامی بھائیو! زمانۂ قدیم (پرانے زمانے) سے ہی مچھلی انسانی خوراک کا ایک اہم ذریعہ ہے اور یہ بہت ہی اعلیٰ اور نفیس غذا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے کئی اصحاب نے بھی مچھلی کھائی ہے جیسا کہ ایک مہم کے دوران صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو غیبی رزق کے طور پر ایسی عمدہ اور اعلیٰ مچھلی عطا فرمائی گئی، جس کا وجود عام طور پر نایاب ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں 300 سواروں کے ساتھ ایک مُہم پر بھیجا اور ہمارے امیر حضرت ابو عُبَیدَہ بن جَرّاح رضی اللہُ عنہ تھے۔ ہم نے آدھا مہینہ سمندر کے کنارے اِقامت کی (یعنی ٹھہرے) تو ہمیں شدید بھوک لگی یہاں تک کہ ہم لوگ درختوں کے پتے کھانے لگے تو (اللہ کریم نے غیب سے ہمارے رزق کا یہ سامان پیدا فرمادیا کہ) سمندر کی موجوں نے ایک اتنی بڑی مچھلی ساحل پر پھینک دی، جو ایک پہاڑی کی طرح تھی چنانچہ تین سو صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم آدھے مہینے تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے اور جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو اس کا گوشت کاٹ کاٹ کر مدینہ شریف تک لائے اور جب یہ لوگ بارگاہِ نُبوّت میں پہنچے اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ کریم کی طرف سے تمہارے لئے رزق کا سامان ہوا تھا پھر

(1)... تفسیر روح البیان، پ14، النحل، تحت الآیۃ:14، 5/19 ملتقطاً

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس مچھلی کا گوشت طلب فرمایا اور اس میں سے کچھ تناول بھی فرمایا، یہ اتنی بڑی مچھلی تھی کہ امیرِ لشکر حضرت ابو عُبَیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دو پسلیاں زمین میں گاڑ کر کھڑی کر دیں تو کَجاوَہ (کاٹھی) بندھا اونٹ اس محراب کے اندر سے گزر گیا۔[1]

حضرت عیسیٰ اور آسمانی مچھلی

جس طرح اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جانثار صحابہ کو غیبی رزق کے طور پر مچھلی عطا فرمائی، اِسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور اُن کے حواریوں (یعنی ساتھیوں) کے لئے آسمان سے جو دستر خوان نازل ہوا، اُس میں بھی اُنہیں بُھنی ہوئی مچھلی عطا فرمائی گئی، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حواریوں نے عرض کیا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا ربّ یہ کر سکتا ہے کہ وہ آسمان سے ہمارے پاس ایک دستر خوان اتار دے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا: اگر تم لوگ مومن ہو تو اِس طرح کی نشانیاں طلب کرنے میں خُدا سے ڈرو۔ یہ سُن کر حواریوں نے کہا کہ ہم نشانی طلب کرنے کے لئے یہ سوال نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم شکم سیر ہو کر خوب کھائیں اور ہم کو اچھی طرح آپ کی صداقت اور سچائی کا علم ہو جائے تا کہ ہمارے دلوں کو قرار آ جائے اور ہم اِس بات کے گواہ بن جائیں تا کہ بنی اسرائیل کو ہماری شہادت سے یقین اور مکمل اطمینان حاصل ہو جائے اور ایمان والوں کا یقین اَور بڑھ جائے اور کُفّار ایمان لائیں۔ حواریوں کی اس درخواست پر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے بارگاہِ خُداوندی میں اِس طرح دعا مانگی: اے ربّ ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو، ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نِشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دعا پر اللہ کریم نے فرمایا کہ دستر خوان تو اتار دوں گا لیکن اِس کے بعد بنی

(1)... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ سیف البحر، ص 1083، حدیث: 4361، 4362 ملخصاً، دار المعرفۃ، بیروت

اسرائیل میں سے جو کُفر کرے گا میں اُس کو ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہان والوں میں کسی کو ایسا عذاب نہیں دوں گا۔ چنانچہ اللہ کریم کے حکم سے چند فرشتے ایک دستر خوان لے کر آسمان سے اُترے، جس میں سات مچھلیاں اور سات روٹیاں تھیں۔[1]

حضرت موسیٰ اور مچھلی

اسی طرح قرآنِ کریم میں ذِکر ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام حضرت خضر علیہ السّلام سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے راستے میں کھانے کے لئے بُھنی ہوئی مچھلی اپنے ساتھ رکھی تھی، ایک مقام پر یہ مچھلی زندہ ہو کر اپنا راستہ بناتی ہوئی دریا میں چلی گئی اور پھر اُسی مقام پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی حضرت خضر علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔[2]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ مچھلی اس لئے زندہ ہوئی کیونکہ اُس جگہ "چشمۂ حیات" تھا، جس کے پانی میں یہ خاصیت ہے کہ وہ جس مُردہ چیز سے چُھو جائے وہ زندہ ہو جاتی ہے۔[3]

حیاتُ الحیوان میں ہے: ابو حامد اُندُلِسی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے "سَبتَہ (Ceuta)" شہر کے قریب سمندر میں اُس مچھلی کی نسل کو دیکھا ہے جسے حضرت موسیٰ اور حضرت یُوشَع علیہما السّلام نے تناوُل فرمایا تھا: اللہ پاک نے اِس مچھلی کے بقیہ آدھے حصے کو زندہ فرمادیا تو وہ دریا میں چلی گئی اور اس کی نسل اب بھی دریا میں اس مقام پر موجود ہے۔ اِس مچھلی کو ایک طرف سے دیکھا جائے تو صرف ہڈیاں، کانٹے اور پتلی سی جلد نظر آتی ہے، دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ یہ مُردہ ہے جبکہ اس کا دوسرا نصف حصہ بالکل صحیح ہے، لوگ اس سے تبرُّک

(1)... تفسیر جلالین کلاں مع حاشیہ، پ7، المائدۃ، تحت الآیۃ: 112-115، ص110، مطبوعہ کراچی

(2)... تفسیر کبیر، پ15، الکھف، تحت الآیۃ: 60، 7/ 477، 478 ملخصاً وملتقطاً، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(3)... تفسیر طبری، پ15، الکھف، تحت الآیۃ: 64، 8/ 253، حدیث: 23209 ملخصاً، دار الکتب العلمیہ، بیروت

www.dawateislami.net

حاصل کرتے ہیں اور دور دراز علاقوں میں تحفے کے طور پر بھیجتے ہیں۔[1]

(نوٹ: حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السّلام کا تفصیلی واقعہ پڑھنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، جلد 5، صفحہ:589 یا مکتبۃ المدینہ کی کتاب: سیرتُ الانبیاء، صفحہ:641 کا مطالعہ فرمائیں۔)

حضرت یُونُس اور مچھلی

مچھلی کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ یہ اللہ پاک کے نبی حضرت یُونُس علیہ السّلام کے لئے ٹھکانہ اور مسکن بنی۔ چنانچہ جب آپ علیہ السّلام دریا میں ڈال دیئے گئے تو اللہ پاک کے حکم سے انہیں ایک بڑی مچھلی نے نِگل لیا۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ (پ23، الصافات:142-145)	ترجَمۂ کنز الایمان: پھر اُسے مچھلی نے نِگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا۔ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔ ضرور اُس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے اُسے میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔

تفاسیر میں ہے کہ اللہ پاک نے مچھلی کو اِلہام فرمایا (یعنی اس کے دل میں یہ بات ڈال دی) کہ میں نے یونس (علیہ السّلام) کو تیرے لئے غذا نہیں بنایا بلکہ تیرے پیٹ کو اس کے لئے ٹھکانہ بنایا ہے لہٰذا تم نہ تو ان کی کوئی ہڈی توڑنا اور نہ ہی ان کے گوشت کو کاٹنا۔" چنانچہ آپ تین یا سات اور مشہور قول کے مطابق 40 راتیں مچھلی کے پیٹ میں رہے اور پھر اُس نے آپ کو ساحل پر ڈال دیا۔[2]

(نوٹ: اس کا تفصیلی واقعہ پڑھنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، جلد8، صفحہ:345 یا مکتبۃ المدینہ کی

(1)... حیات الحیوان للدمیری، باب الحاء المھملۃ، 1/380، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2)... تفسیر روح البیان، پ23، الصافات، تحت الآیۃ:142، 7/485

www.dawateislami.net

کتاب: سیرتُ الانبیا، صفحہ: 494 کا مطالعہ فرمائیں۔)

مچھلی کے بارے میں احادیث

❁ حضور نبیِ رحمت، صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنّتی جنّت میں سب سے پہلے مچھلی کی کلیجی کا کنارہ کھائیں گے۔[1]

یعنی جنّت میں پہنچنے کے بعد جنّت والوں کی پہلی غذا مچھلی کی کلیجی ہوگی۔ حضرت علامہ علی بن سُلطان قاری رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اُس کی کلیجی کا مزیدار کنارہ کھلایا جائے گا، جو سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔[2]

❁ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مَرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مُردے مچھلی اور ٹِڈّی ہیں اور دو خون کلیجی اور تِلّی ہیں۔[3]

❁ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: دریا نے جس مچھلی کو پھینک دیا ہو یا وہاں سے پانی جاتا رہا، اُسے کھاؤ اور جو پانی میں مَر کر تیر جائے، اُسے نہ کھاؤ۔[4]

مچھلی کے غذائی فوائد

مچھلی غذائی فوائد سے مالامال اور صحت و توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے رسالے ”مچھلی کے عجائبات“ سے مچھلی کے کچھ غذائی فوائد ملاحظہ کیجئے: اِنسان کو اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی

(1)... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب-51، ص991، حدیث: 3938 ملتقطاً

(2)... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی المعجزات، 11/8، تحت الحدیث: 5870، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(3)... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الکبد والطحال، ص539، حدیث: 3314، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(4)... ابن ماجہ، کتاب الصید، باب الطافی من صید البحر، ص529، حدیث: 3247

www.dawateislami.net

ہے،ان میں ایک پروٹین ہے،جس کی اچھی خاصی مقدار مچھلی میں موجود ہوتی ہے،اِسی وجہ سے مچھلی کو انسانی زندگی میں ایک خاص اہمیّت حاصل ہے۔ مچھلی کا استعمال ہڈیوں میں کیلشیم (Calcium) کی فراہمی کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ماہِرین کے مطابِق مچھلی بطورِ غذا استعمال کرنے والوں کی عُمریں لمبی ہوتی ہیں، مچھلی میں ایسے اَجزا بھی ہوتے ہیں، جو کسی اور گوشت میں نہیں پائے جاتے، مثلاً اس میں آیوڈین (Iodine) ہوتا ہے جو کہ صحّت کے لئے نہایت اَہمیَّت کا حامِل ہے۔ ہارٹ اٹیک کی روک تھام کے لئے بھی اسے مُفید مانا گیا ہے۔ اس کی کمی سے جسم کے غُدودی نظام کا توازُن بگڑ سکتا ہے، گلے کے اَہَم غُدود تھائیرائیڈ (Thyroid) میں سُقْم (یعنی خامی) پیدا ہو کر جسمانی نظام میں بَہُت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں ☆ ایک طِبّی تحقیق کے مطابق سردی سے ہونے والی کھانسی کا مچھلی سے بہتر کوئی علاج نہیں ☆ دل کے مریضوں کے لئے مچھلی بہت ہی فائدہ مند ہے، ماہِرین کا کہنا ہے: ہفتے میں کم از کم دوبار تو ضَرور مچھلی کھا لینی چاہئے ☆ غذا میں مچھلی کا زیادہ استعمال مَثانے کا کینسر بڑھنے سے روکنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے ☆ مچھلی کے سَر کی یخنی جسے شوربا یا سُوپ (Soup) بھی کہتے ہیں، بینائی کی کمزوری اور دیگر کئی امراض کے لئے فائدہ مند ہے ☆ باقاعِدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اُتر سکتے ہیں ☆ مچھلی کے سر کی یخنی (سُوپ) فالِج، لقوہ، عِرقُ النّسا (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ چڈّے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے) اَعْصابی کمزوری، پٹھوں کی کمزوری، قبل ازوَقت بڑھاپے، جوڑوں کے پُرانے درد اور جسمانی و اَعصابی کِھچاؤ اور قُوّتِ حافظہ بڑھانے کے لئے نہایت مفید ہے ☆ ایسے لوگ جو اپنی یادداشت بالکل کھوچکے ہوں یا جن کی یادداشت ختم ہونے کے قریب ہو وہ خواہ جوان ہوں یا بوڑھے یہ یخنی (سُوپ) ضَرور استعمال کریں ☆ اگر گرمی کے موسِم میں (طبیعت کے) نامُوافِق محسوس کریں تو سردیوں میں اِستعمال کریں ☆ اگر بیان کردہ تمام بیماریوں میں سے کوئی مَرَض نہیں تب بھی اگر کچھ عرصہ مچھلی کے سَر کا سوپ

(Soup) استعمال کریں تو اِن شاءَ اللہ الکریم ان بیماریوں سے تحفُّظ حاصل ہو گا ☆ ایک طبیب کا کہنا ہے: ہند کی ریاست کیرالہ کے ایک صاحِب نے بیرونِ ملک مجھے بتایا کہ کیرالہ کے لوگ رِیاضی (Mathematics، جس میں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ شامل ہوتا ہے) سائنس اور دنیا کے دیگر مشکل ترین عُلُوم میں کافی باکمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس کمال کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: مچھلی اور مچھلی کے سر کا اِستعمال۔(1)

فش فارمنگ کی تاریخ

اگرچہ سمندروں اور دریاؤں میں مچھلی کی شکل میں انسانی غذا کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ایک زمانے سے انسان سمندری شکار کے ذریعے غذا حاصل کر رہا ہے لیکن مچھلی جیسی لذیذ اور صحت بخش غذا کے حصول کو مزید آسان بنانے کے لئے چھوٹے بڑے حوض اور تالابوں میں مچھلیوں کی پرورش کا سلسلہ بھی قدیم زمانے سے جاری و ساری ہے۔ اس عمل کو "ماہی پروری" اور انگریزی میں Fish Farming کہا جاتا ہے۔ ایک ریسرچ آرٹیکل کے مطابق انسانی تاریخ میں سب سے پہلے یہ کام 3500 قبلِ مسیح میں چین کے اندر ہو رہا تھا۔(2)

اسلامی تاریخ میں تابعینِ کرام کے دور میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کے دورِ خلافت میں عراق کے اندر مچھلیوں کی پرورش کے لئے بڑے بڑے تالاب بنائے جاتے تھے۔(3) مصر میں بھی مچھلیوں کو پالنے

(1)...مچھلی کے عجائبات، ص37 ماخوذاً، تندرست رہنے کے فارمولے، ص7 بتغیرٍ، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(2)...https://oceanfdn.org/sites/default/files/Sustainable%20Ancient%20Aquaculture%20mini-white%20with%20footnotes.pdf

(3)...کتاب الخراج لابی یوسف، باب فی بیع السمک فی الاجام، ص159، حدیث:200، مطبوعہ پشاور

www.dawateislami.net

کے لئے حوض بنائے جاتے تھے۔[1] اسی طرح اُمَوِی دور میں شام کے اندر مچھلیوں کو چھوٹے تالابوں میں پالنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ فش فارمنگ قدیم زمانے سے جاری وساری ہے اور موجودہ دور میں تو اس کی اہمیت واِفادِیت مزید بڑھ چکی ہے کیونکہ دنیا بھر میں سمندری غذا کی بڑھتی ہوئی ضروریات، شکار کے معاملے میں انسانوں کے غیر ذمہ دارانہ رویے اور ضرورت سے زیادہ شکار کی وجہ سے مچھلیوں کی کئی اقسام اس وقت ختم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں ”فش فارمنگ“ بڑھانے سے نہ صرف مچھلی کی پیداوار میں اِضافہ کیا جاسکتا ہے بلکہ اس کے ذریعے بہت سے مُعاشی فوائد بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ملکی سطح پر فشریز بر آمدات کی رپورٹ

کئی ممالک مچھلی کی بر آمدات کے ذریعے کثیر زَرِ مُبادَلہ (بین الاقوامی کرنسی) حاصل کرتے ہیں، جِن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ پاکستان اِکنامِک سروے کی رپورٹ کے مطابق پاکستان نے مالی سال 2024 (جولائی تا مارچ) میں 206,970 (دو لاکھ چھ ہزار نو سو ستّر) میٹرک ٹن مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات بر آمد (Export) کیں جس سے 531.217 ملین ڈالرز کی آمدنی ہوئی۔

فش فارمنگ کے فوائد: (Benefits of Fish Farming)

فش فارمنگ کے ذریعے ملکی سطح پر مچھلی کی پیداوار میں مزید اِضافہ کیا جاسکتا ہے، نیز اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

❀ فش فارمنگ سے انسانی خوراک کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے، اس سے مقامی اور ملکی

[1]... النہر الفائق شرح کنز الدقائق، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، 3/419 ماخوذاً، دار الکتب العلمیہ، بیروت

سطح پر بڑے پیمانے پر، پروٹین حاصل کیا جاسکتا ہے۔

❀ فش فارمنگ سے خاص طور پر کسانوں اور دیہی علاقوں میں رہنے والے افراد کے لئے روزگار اور آمدن کے ذرائع پیدا ہوتے ہیں۔

❀ ایگریکلچر کے دوسرے شعبوں کے مقابلے میں "فش فارمنگ" پروٹین حاصل کرنے کا سب سے پائیدار طریقہ ہے کیونکہ اس میں کم زمین اور کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج بھی کم ہوتا ہے۔

❀ فش فارمنگ سے دریائی اور سمندری مچھلیوں کے قدرتی ذخیرے پر دباؤ کم ہوگا جس سے آبی حیات کے تحفظ میں مدد ملے گی۔

❀ فش فارمنگ میٹھے، کھارے پانی اور ہر طرح کے آبی ماحول میں کی جاسکتی ہے۔

❀ فش فارمنگ سے سارا سال مچھلی کی مسلسل فراہمی ہوسکتی ہے جبکہ شکار سے موسمی صورتِ حال کے مطابق ہی مچھلی ملتی ہے۔

❀ فش فارمنگ کسانوں کو قدرتی آفات یا بیماریوں کی وجہ سے فصلیں تباہ ہونے کی صورت میں ہونے والے مالی نقصان کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

فِش فارمنگ سے وابستہ افراد کے لئے لمحۂ فکریہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان عاقِل وبالغ مردوعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مُطابِق شرعی مسائل سیکھنا فرضِ عین ہے۔ افسوس! دِین سے دوری کی وجہ سے اب ہماری اکثریت شرعی مسائل سے ناواقِف نظر آتی ہے، ہمارے دلوں میں دنیا کی محبت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ ہمارے پاس یہ چیزیں سیکھنے کے لئے وقت ہی نہیں ہے۔ اَلحمدُلِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی واصلاحی تحریک دعوتِ اسلامی معاشرے کی اصلاح کرنے، اسلامی تعلیمات کو

www.dawateislami.net

عام کرنے اور مسلمانوں کو اپنے تمام معاملات میں سنّت کی پیروی کا ذہن دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ تاکہ ہمارا معاشرہ اسلامی تعلیمات سے ٹکرانے والی برائیوں سے پاک ہو جائے اور یہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ بن سکے۔ دعوتِ اسلامی معاشرے کے افراد کی کردار سازی کرکے انہیں باعمل مسلمان بنانے کے عظیم مقصد پر کام کر رہی ہے۔

رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اِسلامی تقریباً 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کرنے اور امّتِ مسلمہ کی رہنمائی کرنے میں دن رات کوشاں ہے۔ اسی سلسلے میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے ”ایگریکلچر اینڈ لائیوسٹاک“ سے وابستہ افراد کو نیکی کی دعوت دینے اور انہیں اپنے شعبے سے متعلقہ شرعی مسائل سکھانے اور ان کی دینی تربیت کرنے کے لئے ایک شعبہ بنام ”رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ“ قائم فرمایا ہے اِس ڈیپارٹمنٹ کے قیام کا مقصد معالجِ حیوانات (Veterinary Doctors)، زرعی ماہرین (Agriculture Graduates)، جنگلی حیات (Wildlife)، زرعی ادویات کی کمپنیز (Pesticide Companies)، جانوروں کی ادویات و ویکسین کی کمپنیز (Veterinary Pharmaceutical Companies)، کھادوں کی کمپنیز (Fertilizer Companies)، بیج کی کمپنیز (Seed Companies)، فیڈ ملز (Feed Mills)، پولٹری (Poultry)، ہیچری (Hatchery)، ڈیری (Dairy)، زرعی کسان (Agriculture farmers)، فِش فارمرز اینڈ فشریز (Fish Farmers & Fisheries)، حیوانات کی ادویات کے سٹور (Veterinary Medicine Stores)، کھادوں کے ڈیلرز (Fertilizer Dealers)،

مویشی منڈی (Cattle Market)، غلہ منڈی (Grain Market) اور دیگر ذیلی شعبہ جات (جیسا کہ انہار، جنگلات، واٹر مینجمنٹ، ہارٹیکلچر وغیرہ) سے منسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا، علمِ دین کے حلقے لگانا، اخلاقی تربیت کرنا اور قرآن وسنّت کے مطابق زندگی گزارنے کا ذہن دینا ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ کی ایک ذیلی شاخ "فشریز سیکٹر" پر مشتمل ہے، اس شعبے کے ذمہ داران کس انداز میں کام کرتے ہیں؟ آیئے! کچھ تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں:

(1)... مدرسۃُ المدینہ بالغان

دعوتِ اسلامی کے رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں (فشریز سیکٹر، بروکرز، فارمز پر موجود عملے وغیرہ) کے لئے ان کے فارمز، آفس یا قریبی مساجد میں مدرسۃُ المدینہ بالغان کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں انہیں صحیح مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ فرض علوم، پرسنل ڈیویلپمنٹ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(2)... دِینی اجتماعات:

اس شعبے کے تحت مختلف فشریز سیکٹر، فش فارمنگ وغیرہ میں دِینی اجتماعات مثلاً اِجتماعِ میلادُ النّبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اجتماعِ معراج، اِجتماعِ شبِ بَراءَت، اجتماعِ غوثیہ وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں عملے کے افراد کے علاوہ دیگر عاشقانِ رسول بھی شرکت کرتے ہیں، جہاں انہیں دینِ اسلام کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔

(3)... شخصیات سے ملاقات:

شعبے کے ذِمّہ داران اس شعبے سے تعلّق رکھنے والے مختلف افراد سے ملاقات کرکے

www.dawateislami.net

انہیں نیکی کی دعوت دیتے، دعوتِ اسلامی کی دِینی و فلاحی خدمات کے بارے میں آگاہ کرتے اور دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا تعارف کرواتے ہیں، نیز انہیں مدنی مرکز میں آنے کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ انہیں دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں شرکت کا بھی ذہن دیا جاتا ہے۔

(4)...ٹریننگ سیشنز (Training Sessions)

شعبے کے ذمہ داران مختلف آفسز میں، ڈیلرز شاپس پر، بروکرز کے درمیان، فارمز کے اندر، فشریز سیکٹر اور پرائیویٹ و سرکاری اداروں میں ٹریننگ سیشنز کا اہتمام کرتے ہیں، جس میں اسلام کی بُنیادی باتیں، فرض علوم، پرسنل ڈیویلپمنٹ، ٹائم مینجمنٹ، اَخلاقیات، باطنی بیماریوں وغیرہ سیشنز شامل ہیں، جس کا فزیکل کے ساتھ ساتھ آن لائن بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

(5)... سیکھنے سکھانے کے دِینی حلقے

دعوتِ اسلامی کے رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت مختلف مقامات پر سیکھنے سکھانے کے دِینی حلقے لگائے جاتے ہیں، جس میں مختلف موضوعات پر تربیت کی جاتی ہے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ رہنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔

(6)...قافلہ

شعبہ سے وابستہ افراد کو 3 دن، 12 دن اور 1 ماہ کے قافلوں میں سفر کروایا جاتا ہے، نیز فیضانِ نماز کورس، 12 دِینی کام کورس اور 63 دن کے مدنی تربیتی کورس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے تاکہ ظاہری و باطنی اصلاح بھی ہو سکے۔

(7)...علاقائی دورہ

رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت علاقائی دورہ ہوتا ہے، جس

میں بالخصوص فش فارمنگ کے اور بالعموم تمام افراد کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ نیز اس شعبے سے منسلک افراد کی تربیت کی جاتی ہے کہ شریعتِ مُطَہَّرہ کے اصولوں کے مطابق اس شعبے کے معاملات کو کیسے چلانا ہے۔

(8)...ایک دن راہِ خدا میں

رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے تحت ”ایک دن راہِ خدا میں“ دینے کا سلسلہ ہوتا ہے، جس میں بالخصوص فش فارمنگ کے اور بالعموم تمام افراد شرکت کرتے ہیں، جس میں بعد نمازِ عصر علاقائی دورہ، بعد از نمازِ مغرب سُنّتوں بھرا بیان ہوتا ہے، جس میں عاشقانِ رسول کو اپنی زندگی دینِ اسلام کے مطابق گزارنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

(9)...شرعی رہنمائی

ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک سے منسلک عاشقانِ رسول کو ان کے کاروبار سے متعلق شرعی رہنمائی کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے دارُ الاِفتا اہلسنّت کے رابطہ نمبرز پہنچائے جاتے ہیں اور ان کو یہ ذہن دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار اور ملازمت (Job) سے متعلق دارُ الاِفتا اہلسنّت سے شرعی رہنمائی لیتے رہیں۔ شعبہ ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک اور اس کے متعلق دارُ الاِفتا اہلسنت سے جاری ہونے والے تحریری فتاویٰ جات اور مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل بھی اُن تک پہنچائے جاتے ہیں تاکہ اپنے کاروبار سے متعلّق ضروری احکام سمجھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔

شرعی رہنمائی لینے کی فضیلت

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالِم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے اور جاہل کے لئے مناسب نہیں کہ

وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَۙ (پ17، الانبیاء:7)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

لہٰذا مومن کو دیکھ لینا چاہئے کہ اس کا عمل ہدایت کے مطابق ہے یا اِس کے خلاف ہے۔[1]

صلُّوا عَلَی الحبیب! صلی اللہُ علٰی محمد

مچھلی سے متعلّق اہم شرعی سوالات و جوابات

سوال: جس زمین کی مال گزاری (سرکاری ٹیکس) مالک لیتا ہے اس میں اگر پانی ٹھہرا اور مچھلی ٹھہری تو مالک کہتا ہے یہ مچھلی ہماری ہے اگر رعایا نہ دے تو گناہ گار تو نہیں ہے؟

جواب: مباح مچھلی جو پکڑ لے اسی کی ہے، مالک کو اس پر دعویٰ نہیں پہنچتا۔ واللہُ اَعلم[2]

سوال: جِرِّیث (Hagfish) اور بام (Eel) مچھلی کھانا کیسا؟

جواب: یہ دونوں مچھلیاں ہیں اور حلال ہیں۔[3] جیسا کہ ہدایہ شریف میں ہے: وَلَا بَأْسَ بِاَكْلِ الْجِرِّيْثِ وَالْمَارْمَاهِي، یعنی جِرِّیث اور مار ماہی مچھلی کھانا جائز ہے۔[4]

سوال: کیا جھینگا حلال ہے؟

جواب: جھینگے میں اختِلاف ہے، کھانا جائز ہے مگر بچنا افضل۔[5]

سوال: مچھلی کو اس کی آنت وغیرہ کے ساتھ کھانا کیسا ہے؟

---

(1)...تفسیر در منثور، پ14، النحل، تحت الآیۃ:43، 5/133، دار الفکر، بیروت

(2)...فتاویٰ رضویہ، 19/503، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(3)...فتاویٰ رضویہ، 20/323 ماخوذاً

(4)...ہدایۃ، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکلہ وما لا یحل، 2/401

(5)...فتاویٰ رضویہ، 20/336-339 ملخصاً

جواب: مکروہ ہے۔[1] (یعنی جس مچھلی کا پیٹ چاک کرنا ممکن ہو، اسے آنتوں سمیت کھانا مکروہ ہے۔)

سوال: بہت چھوٹی مچھلی جس کا پیٹ چاک نہیں ہو سکتا، اسے پیٹ چاک کئے بغیر کھانا کیسا؟

جواب: باریک ریزہ کی طرح مچھلی جس کا پیٹ چاک نہیں ہو سکتا اور یوں بے چاک بھون کر کھائی جاتی ہے، (یہ) حلال ہے۔[2]

سوال: سوکھی مچھلی (جو بنگالہ (یعنی بنگلہ دیش) میں معروف و مشہور ہے) کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مچھلی تَر ہو یا خُشک، مطلقاً حلال ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ﴾

ترجمہ: حلال کیا گیا تمہارے لئے بحری شکار کو۔[3] (پ7، المائدۃ:96)

سوال: کیا شارک اور بلوویل مچھلیاں کھانا حلال ہے؟

جواب: شارک اور بلوویل دونوں مچھلیاں ہی ہیں، اِس لیے انہیں کھانا حلال ہے۔[4]

سوال: اگر سردی یا گرمی کی وجہ سے مچھلیاں مر جائیں تو ان کا کھانا حلال ہے؟

جواب: پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مر گئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مر گئی یا جال میں پھنس کر مر گئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اس چیز کے ڈالنے سے مریں یا (مٹی کے) گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مر گئی، اِن سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔[5]

---

(1)...فتاوی رضویہ، 20/336

(2)...ردالمحتار، کتاب الذبائح، 9/515، فتاوی رضویہ، 20/338 ملتقطاً

(3)...فتاوی رضویہ، 20/333

(4)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت، ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟ (قسط:11)، 1/204

(5)...درمختار مع ردالمحتار، کتاب الذبائح، 9/512

www.dawateislami.net

سوال: مچھلی کے پیٹ سے موتی نکلا تو وہ کس کا ہے؟

جواب: اگر یہ موتی سیپ کے اندر ہے تو مچھلی والا اس کا مالک ہے۔ اگر شکاری نے مچھلی بیچ ڈالی تو وہ موتی خریدنے والے کا ہے اور اگر موتی سیپ میں نہیں ہے تو خریدار کو چاہیئے کہ شکاری کو دے دے کیونکہ یہ لُقطہ [1] ہے اور اس پر لُقطہ کے تمام احکام جاری ہوں گے۔ [2]

سوال: مچھلیوں میں بیع سَلَم کرنا (یعنی رقم ایڈوانس لینا اور مچھلیاں بعد میں دینا) کیسا؟

جواب: خشک اور تازہ ہر طرح کی مچھلی میں بیعِ سَلَم (فیوچر ٹریڈنگ) جائز ہے، البتہ اگر تازہ مچھلی کی فیوچر ٹریڈنگ ایسی جگہ ہو جہاں کبھی تازہ مچھلی ملتی ہے کبھی نہیں ملتی تو وہاں ایسا موسم ہونا ضروری ہے جب تازہ مچھلی ملنا ممکن ہو۔ مچھلیاں مختلف قِسم کی ہوتی ہیں لہٰذا قِسم کا بیان کرنا بھی ضروری ہے اور مقدار کا تعیُّن وزن سے ہو، عدد سے نہ ہو کیونکہ ان کے عدد میں بہت تفاوُت (فرق) ہوتا ہے۔ چھوٹی مچھلیوں میں ناپ سے بھی بیعِ سَلَم درست ہے۔ [3]

سوال: مچھلی کا چھلکا جسم پر لگا ہو تو کیا وضو ہو جائے گا؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: مچھلی کا سِنّا (چمکدار چھلکا) اعضائے وُضو پر چِپکا رہ گیا وُضو نہ ہو گا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔ [4] لہٰذا وضو اور غسل کرنے سے پہلے اسے جُدا کر لیا جائے۔

---

(1)... بہارِ شریعت میں ہے: لُقطَہ اُس مال کو کہتے ہیں جو کہیں پڑا ہوا مل جائے۔ پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گا تو اُٹھالینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر غالِب گمان ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لئے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں وہ غصب کرنے کی طرح ہے اور اگر یہ غالِب گمان ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اُٹھالینا ضَروری ہے لیکن اگر نہ اُٹھائے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/273، حصہ: 10 بتغیرٍ)

(2)... در مختار مع رد المحتار، کتاب الذبائح، 9/515

(3)... در مختار مع رد المحتار، کتاب البیوع، باب السلم، 7/482

(4)... بہارِ شریعت، 1/292، حصہ: 2، مکتبۃُ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

سوال: مچھلی کا شکار کرنے کے لئے زندہ جانوروں کو کانٹے میں ڈالنا کیسا؟

جواب: بعض لوگ مچھلیوں کے شکار میں زندہ مچھلی یا زندہ مینڈک کی کانٹے میں پرو دیتے ہیں اور اُس سے بڑی مچھلی پھنساتے ہیں، ایسا کرنا منع ہے کہ اُس جانور کو تکلیف دینا ہے اسی طرح زندہ گِھینسا (کیچوا، Earthworm) کانٹے میں پرو کر شکار کرتے ہیں، یہ بھی منع ہے۔[1]

سوال: مچھلیاں پکڑنے کے لئے تالاب ٹھیکے پر دینا کیسا؟

جواب: نہر یا تالاب کو مچھلی پکڑنے کے لیے ٹھیکے پر دینا، ناجائز ہے۔[2]

مچھلی کے عجائبات سے ماخوذ سوالات وجوابات

نوٹ: درج ذیل سوالات وجوابات امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالہ ”مچھلی کے عجائبات“ سے لئے گئے ہیں جنہیں ان کی اہمیت وافادیت کے پیشِ نظر شامل کیا جارہا ہے۔

سوال: پانی کا کون کون سا جانور حلال ہے؟

جواب: مچھلی کے علاوہ پانی کا ہر جانور حرام ہے جیسا کہ فُقَہائے اَحناف رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: پانی کے ہر جانور کا کھانا حرام ہے سِوائے مچھلی کے کہ اس کا کھانا حلال ہے۔[3] اِمام بُرہانُ الدِّین مَرغِینَانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پانی کا کوئی جانور نہیں کھایا جائے گا سوائے مچھلی کے، یہاں تک کہ بہت چھوٹی مچھلی، سانپ نُما مچھلی اور مچھلی کی دیگر اَقْسام بھی کھاسکتے ہیں۔[4]

سوال: کیکڑا (Crab) کھانا کیسا؟

جواب: حرام ہے۔ امام عَلاؤالدّین ابُو بکر بن مَسعُود کاسانی رحمۃُ اللہِ علیہ اس بارے میں فرماتے

(1)...بہار شریعت، 3/694، حصہ: 17، بتغیر

(2)...بہار شریعت، 3/154، حصہ: 14

(3)...فتاوی ہندیہ، کتاب الذبائح، باب بیان ما یحل اکلہ من الحیوان... الخ، 5/357، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(4)...ہدایۃ، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکلہ وما لا یحل، 2/401، دار الکتب العلمیہ، بیروت

www.dawateislami.net

ہیں: اللہ کریم کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرتے ہیں۔ (پ9، الاعراف:157)

اور مینڈک، کیکڑا اور سانپ وغیرہ خبائث (گندی چیزوں) میں سے ہیں۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کیکڑا کھانا حرام ہے۔[2]

سوال: باسی مچھلی کھانا کیسا؟

جواب: اگر ابھی سڑی نہیں ہے تو کھانے میں حرج نہیں البتہ سڑی ہوئی مچھلی یا گوشت نہیں کھاسکتے۔ دُرِّ مختار میں ہے: گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔[3] خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں پَھپُھوندی، بدبُو یا کھٹّی بُو پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر شوربہ ہو تو اُس پر جھاگ بھی آجاتا ہے۔ دالیں، کِھچڑا (حلیم/ دلیم) اور ٹماٹر یا کھٹائی والا سالن جلد خراب ہوتا ہے۔[4]

سوال: کیا مچھلی کی کوئی قسم حرام بھی ہے؟

جواب: نہیں ایسی کوئی قسم نہیں، صِرف وہ مچھلی حرام ہے جو دریا میں خُود بَخود مَر کر اُلٹ جائے۔ ہاں! اگر کسی کیمیکل یا ہتھیار وغیرہ کی ضَرب سے پانی ہی میں مَر کر اُلٹ گئی، تب بھی حلال ہے، بہارِ شریعت میں ہے: جو مچھلی پانی میں مَر کر تَیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سَطح پر اُلٹ گئی وہ حرام ہے، مچھلی کو مارا اور وہ مَر کر اُلٹی تیرنے لگی، یہ حرام نہیں۔[5]

سوال: سَمندر جن مچھلیوں کو پانی سے باہَر پھینک دے اور وہ پانی کے نہ ہونے کی بِنا پر مر جائیں تو کیا وہ حلال ہیں؟

---

(1)...بدائع الصنائع، کتاب الذبائح والصیود، 6/184، دار الحدیث، قاہرۃ
(2)...فتاوی رضویہ، 24/208 بتغیرٍ
(3)...درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، مطلب فی الفرق بین...الخ، 1/620، دار المعرفہ، بیروت
(4)...فیضانِ سنّت، 1/327، مکتبۃ المدینہ، کراچی
(5)...بہارِ شریعت، 3/324، حصہ:15، درمختار، کتاب الذبائح، ص642، دار الکتب العلمیہ، بیروت

www.dawateislami.net

جواب: فُقَہائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے یہ مسئلہ تفصیل کے ساتھ کُتُبِ فقہ میں تحریر فرمایا ہے۔ ”حضرتِ جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ محبوبِ ربُّ العباد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ رحمت بنیاد ہے: ”سمندر جس مچھلی کو پھینک دے یا (مچھلی کے کنارے کے قریب پہنچنے پر) پانی پیچھے ہٹ گیا (اور وہ مچھلی خشکی میں آنے کے سبب مر گئی) تو ایسی مچھلی کو کھاؤ اور جو (بِلا سبب) پانی میں مَر کر اُلٹی تَیر گئی وہ نہ کھاؤ۔“ [1]

”مَبسوط“ میں ہے: ہمارے نزدیک مچھلی کے بارے میں اَصل اِباحت ہے (یعنی مُباح ہونا۔ اس مقام پر مُباح سے مراد وہ جاندار ہے جس کے حلال ہونے کے لئے ذَبح کی حاجت نہیں لہٰذا) اگر وہ کسی سبب کے ذریعے سے مر گئی تو حلال ہے اور بِغیر سبب کے یعنی خود بخود مری تو نہیں کھائی جائے گی جیسا کہ طافی اور اگر کسی پرندے نے اسے مار دیا تب بھی کھائی جائے گی اگرچِہ وہ پرندہ اُسے اٹھا کر پانی میں ڈال دے اور وہ مَر جائے، یونہی اگر وہ کسی جال میں پھنس جائے اور اُس سے نہ نکل پائے اور مَر جائے تب بھی کھائی جائے گی، اگر کوئی ایسی چیز پانی میں ڈالی جس کے کھانے سے مچھلی مَر گئی اور پتا ہو کہ اس کے کھانے سے مری ہے تو کھائی جائے گی، یونہی پانی کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے ہلاک ہوئی تب بھی کھائی جائے گی، اسی طرح پانی کی لہر نے اُسے باہَر پھینک دیا اور وہ مَر گئی تب بھی کھائی جائے گی۔ [2]

سوال: بِغیر گلپھڑے کی مچھلی حلال ہے یا حرام؟ **جواب:** حلال ہے۔

سوال: بڑی مچھلی خرید کر جب کاٹی تو اُس کے پیٹ میں سے چھوٹی مچھلی نکلی، یہ پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی میں اگر معمول کے مطابِق سختی موجود ہے (یعنی FRESH

---

(1)... ابو داود، کتاب الاطعمة، باب فی اکل الطافی من السمک، ص602، حدیث: 3815، دار الکتب العلمیه، بیروت

(2)... مبسوط للسرخسی، کتاب الصید، جز: 11، 6/277 بتغیرٍ، مطبوعه کوئٹه

ہے) تو اُسے بھی کھا سکتے ہیں اور اگر اس میں تَغَیُّر آچکا ہے یعنی نرم پڑ کر سخت بدبودار ہو چکی ہے تو نہیں کھا سکتے۔ (1)

سوال: مچھلی کے انڈے کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ بڑے سائز کے انڈے بھی ہوتے ہیں مگر ہزاروں کی تعداد میں خشخاش کے دانوں کی طرح باریک پیلے رنگ کے انڈے جن پر قُدرَتی جِھلّی چڑھی ہوئی ہوتی ہے وہ کافی لذیذ ہوتے ہیں، جب کبھی آپ اپنی مچھلی کٹوائیں تو کاٹنے والے کو بول دیجئے کہ اگر انڈے نکلیں تو ہمیں دے دیں، کیوں کہ عُمُوماً اُجرت پر مچھلی کاٹنے والے مچھلی کے انڈے آلائشوں کے ساتھ ڈال دیتے ہیں، پھر نکال کر بیچتے ہیں، ان کو بھی چاہئے کہ ایسا نہ کیا کریں، جس کی مچھلی ہے، اُسے دے دیا کریں۔

سوال: مچھلیاں پکڑنے کے لیے ایک بم پھوڑا جاتا ہے، جس سے مچھلیاں پانی میں ہی مر جاتی ہیں پھر انہیں پکڑ کر بازار میں لایا جاتا ہے، ہمیں علم نہیں ہے کہ یہ مچھلی پانی میں مری یا پانی کے باہَر! ایسی صورت میں ان مچھلیوں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: (1) بم دھماکے سے مری ہوئی مچھلیوں کو کھانا جائز ہے (کیوں) کہ اس کی موت کا سببِ ظاہر (یعنی ظاہری وجہ) معلوم ہے۔ حرام صرف وہ مچھلی ہوتی ہے جس کے مرنے کا کوئی سببِ ظاہر (یعنی ظاہری سبب) معلوم نہ ہو، نہ ہی کوئی علامت سببِ موت پر دَلالت کرتی ہو یعنی یہ مُتَعَیَّن ہو کہ وہ اپنی موت آپ مَر کر اُلٹ گئی ہے۔ ہاں اگر بم پھوڑنے سے مچھلی میں کوئی سَمِّیَّت (زہریلا پن) یا مُضِر (یعنی نقصان دِہ) کیفیت پیدا ہو تو اس کے باعث اُس کا کھانا ممنوع ہو گا۔ (2) بم دھماکے سے اگر دوسرے غیر مُوذِی جانور نہ مریں، نہ انہیں اِیذا پہنچے

(1)... در مختار، کتاب الذبائح، ص 643

www.dawateislami.net

توشکار کا یہ طریقہ جائز ورنہ اُن (غیر مُوذی جانوروں) کے قتل وایذا سے مَنْفَعَت وابستہ نہ ہونے (یعنی ان کو مارنے یا تکلیف پہنچانے کا کوئی فائدہ نہ ہونے) کی وجہ سے (شکار کا یہ طریقہ) ناجائز ہے کہ یہ غیر مُوذی جانوروں پر ظلم ہے۔ وَاللہُ اَعْلَم

سوال: جال میں مچھلی کے ساتھ ساتھ غیر مُوذی جانور مَثَلاً کیکڑے وغیرہ بھی پھنس جاتے ہیں کیا ان کو بھی مرنے دیا جائے؟

جواب: اس سلسلے میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور شریف (انڈیا) کے دارُالاِفتاء کا فتویٰ یہ ہے: جال سے مچھلی کا شکار کرنا جائز ہے، اگر جال میں مچھلی کے علاوہ دوسرے غیر مُوذی جانور پھنس جائیں تو انہیں جال سے نکال کر دریا میں ڈال دیں، کیونکہ انہیں بِلاوجہِ شَرْعی مارنا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قَتْل کیا، اُس سے اللہ پاک قِیامت کے دن سُوال کرے گا۔ عرض کیا گیا: یارسولَ اللہ! اُس کا حق کیا ہے؟ فرمایا: "اس کا حق یہ ہے کہ ذَبح کرے اور کھائے، یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔"[1]

سوال: مچھلی کی ہڈیاں کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھاسکتے ہیں۔ مچھلی کی ہڈیاں عُموماً سخت ہوتی ہیں اور کھائی نہیں جاتیں۔ مگر بعض کی چَپنی یعنی کُرکُری اور مُلائم ہوتی ہیں۔ مثلاً سَمندر کی پاپلیٹ اور سُرمئی مچھلی وغیرہ کی ہڈّیاں نرم اور لذیذ ہوتی ہیں ان کو خوب چبایئے اور اچھی طرح چُوس کر بچا ہوا چُورا پھینک دیجئے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "جانور حلال مَذْبُوح (یعنی ذبح کئے ہوئے حلال جانور) کی ہڈّی کسی قسم کی مَنع نہیں، جب تک اس کے کھانے میں مَضَرَّت (یعنی نقصان) نہ ہو، اگر ہو تو ضَرَر کی وجہ سے مُمانَعَت ہوگی، نہ کہ اس لئے کہ ہڈی خود ممنوع ہے۔"[2]

(1)... نسائی، کتاب الصید والذبائح، باب اباحۃ اکل العصافیر، ص707، حدیث: 4355، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2)... فتاویٰ رضویہ، 20/340

www.dawateislami.net

سوال: مچھلی کی کھال کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھاسکتے ہیں۔ عُمُوماً لوگ مچھلی کی کھال پہلے ہی سے یا پکنے کے بعد نکال کر پھینک دیتے ہیں ایسا نہ کیا جائے، اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مچھلی کی کھال بھی کھالینی چاہئے، کہ یہ بھی اللہ پاک کی نعمت ہے اور بعض مچھلیوں کی کھال تو نہایت لذیذ ہوتی ہے۔ ہاں کسی مچھلی کی کھال سخت ہو اور چبانے میں نہ آتی ہو تو پھینکنے میں حرج نہیں۔

سوال: مچھلی کا شکار کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: تفریحاً شکار کھیلنا "حرام" اور ضَرورتاً شکار کرنا "جائز" ہے۔ امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "شکار کہ مَحض شوقیہ بَغَرَضِ تفریح ہو، جیسے ایک قسم کا "کھیل" سمجھا جاتا ہے۔ وَلہٰذا "شکار کھیلنا" کہتے ہیں۔ بندوق کا ہو خواہ مچھلی کا، روزانہ ہو خواہ گاہ گاہ (یعنی کبھی کبھی)، مُطلَقاً بِاتّفاق حرام ہے، حلال وہ ہے جو بَغَرَض کھانے یا دوا یا کسی اور نفع یا کسی ضَرَر کے دَفع کو (یعنی نقصان دُور کرنے کے لئے) ہو۔[1]

درمختار میں ہے: شکار کرنا جائز ہے مگر حرم یا اِحرام میں خشکی کا جانور شکار کرنا حرام ہے، اِسی طرح اگر شکار مَحض کھیل کے طور پر ہو تو وہ جائز نہیں۔[2]

دار الافتاء اہلسنّت کے فتاویٰ جات سے ماخوذ سوالات وجوابات

سوال: ایک شخص نے بیچنے کے لیے ایک بڑے سے ٹب میں بہت سی مچھلیاں رکھی ہوتی ہیں، کوئی بھی گاہک آتا ہے، تو ان کے سامنے زندہ مچھلی پکڑ کر تول کر قیمت طے کرکے اس کے پیس (ٹکڑے) بنانا شروع کر دیتا ہے، جبکہ مچھلی ابھی زندہ ہوتی ہے، تو کیا اس طرح کرنے سے مچھلی حلال رہتی ہے؟

(1)...فتاویٰ رضویہ، 20/341

(2)...درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصید، 10/53

www.dawateislami.net

جواب: مچھلی ایسا جانور ہے، جسے ذبح کرنے کی حاجت نہیں لہٰذا اگر زندہ مچھلی سے کوئی حصّہ جُدا کرلیا یا اس کے ٹکڑے کر دیئے، تو اسے کھانا حلال ہے، البتّہ مچھلی والے کو چاہیے کہ اِسے عُمومی طریقے سے ذبح کرکے پیس بنائے کہ ہمیں ذبح میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور زندہ مچھلی کے کسی بھی حصے سے ٹکڑے کر دینا اچھے طریقے سے ذبح کرنے میں نہیں آتا۔(1)

سوال: Octopus کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: Octopus پانی کے جانداروں میں سے ایک جاندار ہے، اس کو عربی میں اَخْطَبُوْط کہتے ہیں، اس کی کئی ٹانگیں ہوتی ہیں اور جڑوں کی طرح کافی پھیلی ہوتی ہیں، اسی وجہ سے جس برائی، گناہ یا عیب نے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہو اس کو بھی اہلِ عرب کے نزدیک اَخْطَبُوْط کہا جاتا ہے جیسے اردو میں ناسور کا لفظ بولا جاتا ہے۔ بہر حال Octopus کا کھانا، ناجائز و حرام ہے کہ پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی کھانا حلال ہے، اِس کے علاوہ پانی کے باقی سب جاندار حرام ہیں۔(2)

سوال: مجھے دمہ کا مرض ہے جس کے علاج کے لیے ایک حکیم صاحب نے مجھے کیکڑے کا سوپ پینے کا مشورہ دیا ہے، اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ کیکڑا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: کیکڑا کھانا یا اس کا سوپ پینا دونوں حرام ہیں اور بطورِ علاج بھی اس کا استعمال حرام ہی ہے، سمندری جانوروں میں سے مچھلی کے سِوا باقی سب حرام ہیں، لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ اس سے بچیں اور جائز و حلال طریقے کے مطابق اس مرض کا علاج کریں۔(3)

سوال: سمندر میں Stingray نامی ایک مچھلی ہوتی ہے، جسے سمندری چمگادڑ بھی کہا جاتا

(1)...فتویٰ دار الافتاءاہلِ سنّت، فتویٰ نمبر:5945 (غیر مطبوعہ)

(2)...فتویٰ دار الافتاءاہلِ سنّت، فتویٰ نمبر:4887 (غیر مطبوعہ)

(3)...فتویٰ دار الافتاءاہلِ سنّت، فتویٰ نمبر:1428 (غیر مطبوعہ)

www.dawateislami.net

ہے، اس کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: Stingray مچھلی کی ہی ایک قسم ہے، یہ دُم دار چَپٹے (Flat) جسم والی مچھلی ہوتی ہے، اس کی دم میں ایک کانٹا بھی ہوتا ہے، جس کی مدد سے وہ اپنا بچاؤ کرتی ہے، اس مچھلی کی کم و بیش 220 اَقسام ہیں، عام طور پر سمندر اور ساحلی علاقوں میں پائی جاتی ہے، لیکن بعض اَقسام دریا میں بھی ملتی ہیں۔ اس کی آنکھیں جسم کے اوپر اور منہ نیچے ہوتا ہے اور یہ گلپھڑوں (جبڑوں) کے ذریعے سانس لیتی ہے۔ دوسری مچھلیوں کے مقابلے میں اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور بہت سے ممالک میں مختلف انداز سے بنائی جاتی ہے۔ اس کا ڈھانچہ نرم لچک دار ہڈیوں پر مشتمل ہوتا ہے، البتّہ گوشت میں کانٹے نہیں ہوتے، اسی لیے مارکیٹ میں اس کا گوشت فنگر فش کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس تفصیل کے مطابق Stingray مچھلی کا شرعی حکم یہ ہے کہ اسے کھانا شرعاً جائز ہے، کیونکہ یہ مچھلی کی ہی ایک قسم ہے اور فقہ حنفی کے مطابق سمندری جانوروں میں سے مچھلی حلال ہے، خواہ وہ کسی قسم کی ہو، چھوٹی ہو یا بڑی، لمبی ہو یا چوڑی، کانٹے والی ہو یا بغیر کانٹے کے، لِہٰذا Stingray مچھلی کھانا بھی جائز ہے۔ رہا یہ معاملہ کہ اسے مچھلی کی بجائے سمندری چمگادڑ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے، تو یاد رہے! اس کا یہ نام ظاہری شکل و صورت کی وجہ سے دیا گیا ہے، جیسا کہ بام مچھلی کو اس کی شکل و صورت اور لمبا ہونے کی بنا پر سمندری سانپ کہا جاتا ہے، حالانکہ وہ حقیقتاً سانپ نہیں ہے۔[1]

سوال: کتنی مچھلیوں پر زکوٰۃ دی جائے گی؟

جواب: اگر چھوٹی مچھلیاں اس نیت سے خریدیں کہ ان کو بڑا کرکے بیچے گا تو مالِ تجارت ہونے

(1)...فتویٰ دارالافتا اہلسنت، ریفرینس نمبر: 6894 (غیر مطبوعہ)

کی وجہ سے ان میں زکوٰۃ ہوگی، لیکن اگر مچھلیاں اس لئے خریدیں کہ ان سے جو بچے پیدا ہوئے ان کو فروخت کرے گا، تو نہ ان مچھلیوں میں زکوٰۃ ہوگی نہ ان بچوں میں، البتّہ جب ان کو فروخت کیا اور ان سے حاصل ہونے والی آمدنی پر سال گزر جائے اور زکوٰۃ کی دیگر شرائط بھی پائی جائیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر وہ آمدنی خرچ ہوجاتی ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

سوال: غیر مسلم مچھلی فروش سے مچھلی خرید سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! غیر مسلم سے مچھلی خرید کر کھا سکتے ہیں کیونکہ مچھلی میں ذبح شرط نہیں، نہ ہی مسلمان سے خریدنا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں: دو مُردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تِلّی ہیں۔“[1] امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے سوال ہوا: ”جس شخص کے ہاتھ کا ذبح ناجائز ہے جیسے کہ ہنود، اس کے ہاتھ کی پکڑی مچھلی کھانا کیسا ہے؟“ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”جائز ہے، اگرچہ اس کے ہاتھ میں مر گئی یا اس نے مار ڈالی ہو کہ مچھلی میں ذبح شرط نہیں جس میں مسلمان یا کتابی ہونا ضروری ہو۔“[2]_[3]

سوال: میرا مچھلی فارم ہے، مچھلی کی ایک قسم جس کا نام ”مَلِّی“ ہے ایک گوشت خور مچھلی ہے، تو کیا میں اسے مری ہوئی مرغی کا گوشت ڈال سکتا ہوں؟

جواب: کسی بھی جانور کو مُردار کھلانا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ مچھلی کو مردار مرغی کا گوشت نہیں ڈال سکتے۔ تَبیِینُ الحقائق میں ہے: ”اپنے کُتوں کو مُردار کھلانا

(1)...ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الکبد والطحال، ص539، حدیث:3314

(2)...فتاویٰ رضویہ، 20/323 بتغیرٍ

(3)...ماہنامہ فیضان مدینہ، جنوری2020، ص40، مکتبۃ المدینہ، کراچی

جائز نہیں کیونکہ یہ اس مُردار سے نفع حاصل کرنا ہے اور اللہ پاک نے اسے مطلقاً اس کے عَین سے مُعلّق کرتے ہوئے حرام قرار دیا۔[(1)] [(2)]

سوال: کیا Caviar کھانا حلال ہے؟

جواب: یہ مچھلی کے انڈے ہوتے ہیں اور مچھلی کے انڈے کھانا حلال ہے۔ حلال جاندار کا انڈہ حلال ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: حلال جانور کا کچا، پکا انڈہ سب حلال ہے۔ ہاں وہ کہ خون ہو جائے نجس و حرام ہے۔[(3)] [(4)]

سوال: ہم بھالے سے مچھلی کو مار کر پکڑتے ہیں تو کیا اس مچھلی کا کھانا حلال ہے؟

جواب: سوال میں بیان کردہ طریقے سے پکڑی گئی مچھلی کا کھانا حلال ہے۔ البتہ طریقہ ایسا اختیار کرنا چاہئے جس سے مچھلی کو کم سے کم تکلیف ہو۔ تَبیینُ الحقائق میں ہے: علّامہ اَتقانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا کہ حلال طریقوں میں سے ہے کہ اگر کسی نے مچھلی کو ضرب لگائی جس سے اس کا بعض حصہ کٹ کر علیحدہ ہو گیا تو جو علیحدہ ہوا، وہ بھی حلال اور جس سے علیحدہ ہوا وہ بھی حلال، کیونکہ یہ بھی ظاہری آفت کی وجہ سے مری ہے، اور زندہ سے جو حصہ علیحدہ ہو جائے وہ اگرچہ مُردار ہوتا ہے لیکن یہاں علیحدہ حصّہ حلال ہے کہ مردہ مچھلی حدیثِ مبارکہ کی رُو سے حلال ہے۔[(5)] [(6)]

سوال: سیپ کھانے کا کیا حکم ہے؟ بعض لوگ سردیوں میں اس کا سُوپ بھی پیتے ہیں۔

(1)... تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الاشربۃ، 7/108، دار الکتب العلمیہ، بیروت
(2)... فتویٰ دار الافتا اہلسنت، ریفرنس نمبر: WAT-2067 (غیر مطبوعہ)
(3)... فتاوٰی رضویہ، 21/667
(4)... فتویٰ دار الافتا اہلسنت، ریفرنس نمبر: WAT-2859 (غیر مطبوعہ)
(5)... تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الذبائح، 6/471
(6)... فتویٰ دار الافتا اہلسنت، ریفرنس نمبر: WAT-2140 (غیر مطبوعہ)

جواب: فقہِ حنفی کے مطابق سیپ (oyster) کھانا اور اس کا سُوپ پینا حرام ہے، کیونکہ یہ آبی حیوانات میں سے ہے اور فُقہائے اَحناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ پانی کا کوئی بھی حیوان حلال نہیں ہے۔ امام کاسانی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 587ھ) بَدائِعُ الصَّنائِع میں فرماتے ہیں: "مچھلی کے سوا تمام سمندری حیوانات کا کھانا حرام ہے اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔"[1]

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "سیپ کا کھانا حرام ہے"[2] [3]۔

سوال: کیا گھونگا (Snail) کھانا حلال ہے؟ کچھ مسلمان اس کا سوپ بناتے ہیں۔

جواب: گھونگے (Snail) بِلوں اور صحراؤں سے لے کر سمندر کی عَمیق گہرائیوں تک مختلف جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔ ان کی اکثریت آبی ہوتی ہے جو میٹھے اور کھارے پانی میں پائی جاتی ہے۔ فقہِ حنفی کے مُطابق سمندری جانوروں میں مچھلی کے علاوہ کوئی بھی جانور حلال نہیں ہے، اور گھونگا (Snail) مچھلی نہیں ہے۔ لہٰذا گھونگا کھانا یا اس کا سوپ پینا جائز نہیں ہے۔ نیز اگر خشکی کا گھونگا ہو تب بھی اس کا کھانا جائز نہیں، کیونکہ یہ حَشَراتُ الْاَرض میں سے ہے، جس کا کھانا حرام ہے خواہ وہ حَشَرات تری کے ہوں یا خشکی کے۔ جیسے مینڈک، کچھوا، کیکڑا اور چوہا وغیرہ۔ علّامہ بدرُ الدّین عَینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "ہمارے نزدیک سمندری جانوروں میں سے مچھلی کے علاوہ کسی جانور مثلاً کیکڑے کا کھانا مکروہ (تحریمی) ہے۔"[4]

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: تحقیقِ مقام یہ ہے کہ

---

(1)...بدائع الصنائع، کتاب الذبائح والصیود، 6/183

(2)...فتاوی رضویہ، 21/664

(3)...فتویٰ دار الافتاءاہلسنت، ریفرینس نمبر: WAT-2293 (غیر مطبوعہ)

(4)...بنایہ شرح ہدایہ، کتاب الذبائح، فصل فیما یحل اکلہ ... الخ، 10/722، دار الفکر

www.dawateislami.net

ہمارے مذہب میں مچھلی کے سوا تمام دریائی جانور مطلقاً حرام ہیں۔[(1)]

حشراتُ الْاَرض کھانا حرام ہے، اس بارے میں امام محمد بن احمد سَرَخْسِی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: خبیث چیز نصِ قرآنی کی بنا پر حرام ہے، کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ﴾ (پارہ9، الاعراف:157) (ترجمۂ کنز العرفان: اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں) اور اسی وجہ سے حشرات (یعنی کیڑے مکوڑوں) کا کھانا حرام ہے، کیونکہ یہ طبعاً خبیث ہیں، جبکہ ہمارے لیے پاکیزہ چیزوں کو کھانا حلال کیا گیا ہے۔[(2)]

علامہ عبد الغنی الحنفی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: تمام حشرات کا کھانا حرام ہے، خواہ وہ حشرات تری کے ہوں یا خشکی کے۔ جیسے مینڈک، کچھوا، کیکڑا اور چوہا[(3)] [(4)]۔

سوال: چائینیز ڈِش ''سُوشی'' میں کچی مچھلی کھائی جاتی ہے، تو کیا کچی مچھلی کھانا جائز ہے؟

جواب: شرعی اعتبار سے کچی مچھلی کھانا جائز ہے، ہاں اگر صحت کیلئے نقصان دہ ثابت ہو تو اب اس کا کھانا درست نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ شریعتِ مطہرہ کا اصول یہ ہے کہ جب کسی حلال جانور کو شرعی طریقے پر ذبح کر دیا جائے، تو اس کا گوشت صرف ذبح ہی سے حلال وطیب ہو جاتا ہے، پکانا شرط نہیں، چونکہ مچھلی کو ذبح نہیں کیا جاتا، بغیر ذبح کیے وہ حلال ہے لہٰذا اسے بھی بغیر پکائے کھانا جائز ہے۔ ہاں جو خود بخود بغیر کسی ظاہری سبب کے دریا میں مر کر پانی کی سطح پر اُلٹ گئی یا رکھے ہوئے بدبودار ہو جائے اس کا کھانا حلال نہیں۔[(5)]

(1)... فتاوی رضویہ، 20/336

(2)... مبسوط للسرخسی، کتاب الصید، جز:11، 6/240

(3)... اللباب فی شرح الکتاب، کتاب الصید والذبائح، 3/230 ملتقطاً، المکتبۃ العلمیہ، بیروت

(4)... فتویٰ دار الافتا اہلسنت، ریفرینس نمبر: WAT-2791 (غیر مطبوعہ)

(5)... ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت، دُنیا بھر میں گناہ عام ہونے کی وجہ (قسط:108)، ص12، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

مچھلی کے متعلّق ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت سے سوال وجواب

سوال: جو مچھلی اپنی کھال پُھلا لیتی ہے کیا اسے کھانا حلال ہے؟ (ایک ویڈیو دِکھا کر سوال کیا گیا جس میں ایک آدمی مچھلی پکڑ کر اس کو کُھجا رہا ہے، جِس سے مچھلی کی کھال پھولتی جارہی ہے۔)

جواب: یہ مچھلی ہی ہے اور جب مچھلی ہے تو اِس کا کھانا بھی حَلال ہے۔ ہو سکتا ہے جب اِس پر کوئی دُشمن حملہ آور ہوتا ہو تو یہ اِس طرح پُھول کر خود کو بچاتی ہو تاکہ وہ اِس کو اپنے مُنہ میں نہ لے سکے۔ اِس ویڈیو میں ایک شخص اس کو ہاتھ سے رَگڑ رہا ہے جس سے شاید مچھلی پر گھبراہٹ طاری ہو رہی ہے اور اس نے خود کو پُھلا لیا ہے، اگر واقعی مچھلی کو گھبراہٹ ہو رہی ہے اور وہ تکلیف محسوس کر رہی ہے تو ایسا کرنے کی شَرعاً اِجازت نہیں ہے، یہ شخص توبہ کرے۔ یاد رَکھیے! کسی بھی جانور بلکہ کسی کیڑے کو بھی بِلاوجہ تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔ جو جانور اِیذا نہیں دیتے، اُنہیں بِلاوجہ نہیں مارنا چاہیے اور جو جانور اِیذا دیتے ہیں اُنہیں مارنے کی اِجازت ہے جیسے مچھر وغیرہ۔ البتہ انہیں بھی ماریں تو آسان سے آسان موت ماریں تاکہ کم سے کم تکلیف ہو، کُچل کُچل کر یا تھوڑی تھوڑی تکلیف دے کر مارنے کی اِجازت نہیں ہے۔ (1)

سوال: نہر اور تالاب میں کیمیکل ڈال کر یا کرنٹ چھوڑ کر مچھلیاں مار کر شکار کرنا کیسا؟

جواب: کیمیکل ڈالنے یا کرنٹ چھوڑنے کے طریقے شَرعی اعتبار سے جائز نہیں کہ اس سے مچھلیوں کے ساتھ ساتھ دیگر غیر موذی آبی مخلوق بھی بِلاوجہ ہلاک ہو گی، البتّہ اگر کسی نے اِس طرح مچھلی کا شکار کیا، اگر ان میں زہریلا اثر وغیرہ نہ ہو تو کھانا بلاشبہ جائز ہے، جیسا کہ ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت میں ہے: صرف وہ مچھلی حرام ہے جو پانی میں رہتے ہوئے طبعی موت مرجائے، اس کے علاوہ کسی سبب سے مچھلی مری تو وہ حلال ہو گی جیسے دوائی کے ذریعے مارا

(1)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت، دُنیا بھر میں گناہ عام ہونے کی وجہ (قسط:108)، ص 12، مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

یانوک دار چیز سے مچھلی کو چوٹ لگائی اور پانی میں مر گئی تو یہ حلال ہے۔[1]

سوال: بعض علاقوں میں کہا جاتا ہے کہ چشمے کی مچھلی کھانا جائز نہیں، تو کیا چشمے کی مچھلی حلال ہے؟

جواب: جو پانی قدرتی طور پر زمین اور پہاڑوں سے اُبلتا ہے اسے چشمہ کہا جاتا ہے، چشمے کی مچھلی حلال ہے، اُسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو چشمے کی مچھلی کو حرام کہتے ہیں وہ غَلَط فہمی اور معلومات کی کمی کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہوں گے۔[2]

سوال: مچھلی کو اگر زِندہ حالت میں پکڑ لیں تو کیا اُسے کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کاٹ سکتے ہیں، مگر اِس میں رَحم کی اپیل ہے، کیونکہ بعض لوگ بے دردی سے زندہ مچھلی کی کھال اُدھیڑتے ہیں اور وہ تڑپ رہی ہوتی ہے، زِندہ حالت میں ہی اُس کے ٹکڑے کر رہے ہوتے ہیں، ایسا نہ کریں۔ مچھلی کو ذَبح کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی،[3] پانی کے بغیر یہ خود ہی آہستہ آہستہ دَم توڑ جاتی ہے۔[4]

(1)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت، مچھلی کو ذبح کیوں نہیں کیا جاتا (قسط:50)، 2/498

(2)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت، سامنے سے کالی بلّی گزرنا (قسط:55)، 3/114 ملتقطاً

(3)...در مختار، کتاب الذبائح، ص 642

(4)...ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت، بچوں کو عِطر لگانا کیسا؟ (قسط:92)، ص 13

www.dawateislami.net

بھنی ہوئی مچھلی فقیر کو عطا فرمادی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دفعہ بھنی ہوئی مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ کے خادم حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ڈیڑھ درہم کی ایک مچھلی مدینۂ منورہ سے خرید کر اُسے بھونا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دی، اتنے میں ایک فقیر آیا، آپ نے فرمایا: نافع! یہ مچھلی سائل کو دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ کو اس کی بڑی خواہش تھی اس لیے کوشش کر کے یہ مدینے کی مچھلی میں نے خریدی ہے۔ آپ اسے تناول فرمائیے میں اس مچھلی کی قیمت فقیر کو دے دیتا ہوں۔ فرمایا: نہیں، تم یہ مچھلی ہی اس کو دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ مدینے کی مچھلی سائل کو دے دی اور پھر پیچھے جا کر اس سے خرید لی اور آکر حاضر کر دی۔ ارشاد فرمایا: یہ مچھلی اسی فقیر کو دے دو اور جو قیمت اس کو ادا کی ہے، وہ بھی اسی کے پاس رہنے دو۔ میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے سنا ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) ترجیح دے تو اللہ کریم اُسے بخش دیتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب کسر الشہوتین، بیان طریقۃ الریاضۃ فی...، 3/115)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net